Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ

المصلح

جمعہ

۲۶ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ ۔ ۶ نبوت ۱۳۳۱ ہش ۔ ۶ نومبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۸۲

جنرل اسمبلی نے خود اپنے ہی منشور کے بنیادی اصولوں کے خلاف فیصلہ دے کر اقوام متحدہ کی تاریخ میں ایک عجیب مثال قائم کر دکھائی ہے (ظفراللہ خان)

نیویارک ۴ نومبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کل مراکش کے متعلق ایک قرارداد مسترد کر دی۔ قرارداد میں کشیدگی دور کرنے کی ایک سابقہ اپیل کو دہرایا گیا تھا۔ اور حسب سابق ایسے اقدامات کرنے پر زور دیا گیا تھا کہ جن کے نتیجے میں اہل مراکش کو جمہوری بنیادوں پر آزادانہ سیاسی ادارے قائم کرنے کا حق مل سکے۔ رائے شماری ہو چکنے کے بعد پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ قرارداد کے پہلے پیرے کے سوا باقی حصوں کو دو تہائی اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ اس لئے اب مزید کوئی چیز باقی نہیں رہ جاتی کہ جس پر رائے شماری کی جائے۔ آپ نے مختصر لیکن زوردار لہجے میں اسمبلی کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا۔ آج کی رائے شماری اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ اسمبلی نے اقوام متحدہ کے مقصود کے سراسر خلاف ورزی کرتے ہوئے اہل مراکش کے حق خود اختیاری کو تسلیم نہ کر کے اور مراکش میں کشیدگی دور کرنے کی اپیل کو خاطر میں نہ لا کر اقوام متحدہ کی تاریخ میں ایک عجیب مثال قائم کر دکھائی ہے۔

اس موقعہ پر جنرل اسمبلی کی صدر مسز وجے لکشمی پنڈت نے رائے شماری کے نتائج کے خلاف اپنے اعتراضات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا پاکستان کے نمائندے نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے میں ان سے پوری طرح متفق ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میں اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہی ہوں کیونکہ میں نہیں جانتی کہ مجھے یہ بات کہنی چاہیئے یا نہیں۔ تاہم میں محسوس کرتی ہوں کہ اسمبلی نے ان اصولوں سے انحراف اختیار کر کے جن پر اس کی اپنی بنیاد قائم ہے اور جنہیں پورا کرنے کا ہم سب نے عہد کیا ہوا ہے۔ اپنے آپ کو مضحکہ خیز پوزیشن میں ڈال لیا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۳ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت درد کے دورے کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

مجھے مولانا مودودی نے ہرگز نہیں کہا کہ میں امام جماعت احمدیہ کو بیان دینے پر آمادہ کروں۔ ان کے بیان کا یہ حصہ بالکل غلط ہے

جماعت اسلامی کے ایک ہمدرد نے مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنی پالیسی نہ بدلی تو اس کی بلڈنگ نذر آتش کر دی جائیگی

مولانا مودودی نے اپنے پمفلٹ میں تمام تر الیاس برنی کی کتاب پر انحصار کیا ہے۔ تحقیقاتی عدالت میں خواجہ نذیر احمد کا بیان

لاہور ۵ نومبر۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کل خواجہ نذیر احمد بیرسٹر ایٹ لاء نے مولانا مودودی کے تحریری بیان کے اس حصہ کو غلط قرار دیا کہ مولانا مودودی نے انہیں ربوہ جا کر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بعض نکات کی وضاحت میں بیان دینے پر آمادہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ نیز انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا۔ کہ جماعت اسلامی کے ایک بڑے ہمدرد نے انہیں دھمکی دی تھی کہ اگر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اینٹی احمدیہ تحریک کے بارے میں اپنی پالیسی نہ بدلی۔ تو سول اینڈ ملٹری گزٹ کی بلڈنگ کو نذر آتش کر دیا جائے گا اور اس کی ساری مشینری تباہ کر دی جائے گی۔

"مولانا مودودی کا پیامبر"

خواجہ نذیر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے کہا کہ مولانا مودودی نے اس عدالت میں جو تحریری بیان داخل کیا ہے۔ وہ نوائے وقت کی ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء کی اشاعتوں میں آ چکا ہے۔ اسے پڑھ کر میں نے اس عدالت کو ایک مکتوب (دستاویز ڈی۔ای ۱۵۰) بھیجا۔

سوال۔ مولانا مودودی کے بیان میں کیا غلطی ہے؟

جواب۔ اس حقیقت کے سوا کہ میں مولانا مودودی سے ملاقات کے لئے گیا "نوائے وقت" میں شائع ہونے والے ان کے تحریری بیان کا وہ تمام حصہ جس کے کنارے پر لکیر کھینچی ہوئی ہے غلط ہے۔ اس تحریری بیان میں کہا گیا ہے کہ مولانا مودودی نے مجھ سے کہا کہ میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کے پاس ربوہ جاؤں اور انہیں ان تین نکات کے متعلق بیان دینے پر آمادہ کروں۔ جو تحریری بیان کے خط کشیدہ حصے میں درج ہیں یہ بات غلط ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ کو دھمکی

سوال۔ تو پھر صحیح بات کیا ہے؟

جواب۔ میں احمدی ہوں اور سول اینڈ ملٹری گزٹ کا کنٹرول کرنے والا حصہ دار ہوں میرے پاس ایک آدمی آیا تھا۔ جسے میں مودودی جماعت کا پیامبر سمجھا۔ خود اس آدمی نے یہ نہیں کہا کہ مولانا نے انہیں بھیجا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ مولانا کا پیامبر تھا۔ میں اسے جانتا ہوں۔ وہ جماعت اسلامی کا بڑا ہمدرد ہے اس نے مجھ سے کہا کہ میں "قادیانی تحریک" کے بارے میں "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کی پالیسی بدل ڈالوں اس نے مجھے دھمکی دی کہ اخبار نے پالیسی نہ بدلی تو "سول اینڈ ملٹری گزٹ" بلڈنگ جلا دی جائے گی۔ اور ساری مشینری تباہ و برباد کر دی جائے گی۔ میرا چونکہ خیال تھا کہ وہ مولانا مودودی کا بھیجا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے اس سے کہا کہ وہ میرے ساتھ مولانا مودودی کے پاس چلے۔ اسی وقت ہم دونوں فیروز پور روڈ پر جہاں مولانا مودودی رہتے تھے گئے۔ میں نے مولانا مودودی سے کہا کہ مذکورہ بالا پیغام مجھے مل گیا ہے۔ میں نے مولانا سے پوچھا کہ انہیں میرے اور اپنے مذہبی نظریات میں ایسا کیا فرق نظر آتا ہے جو اس دھمکی کا جواز بن سکے۔

میں نے ان سے کہا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کو کسی قسم کا نبی نہیں مانتے۔ اور رسول اکرم کے بعد نبوت کے مدعی کو ہمیں اسی طرح "کافر و کاذب" سمجھنا چاہیئے جس طرح مرزا غلام احمد صاحب سمجھتے تھے۔ میں نے مولانا مودودی سے یہ بھی پوچھا کہ کیا آپ میرے یا لاہوری جماعت کے عقائد میں کوئی ایسی چیز بتا سکتے ہیں جو خود آپ (مولانا مودودی) کے نظریات سے مختلف ہو۔ جو میرے خلاف یہ الزام تھا کہ میں "قادیانیوں" کی حمایت کر رہا ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ آزاد اخبار ہے۔ اور یہ ہر اس شخص کی حمایت کرے گا جس کے متعلق ہم یہ سمجھیں گے کہ اسے دہشت انگیزی کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ پاکستان میں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق عقیدہ رکھنے کا حق حاصل ہے۔ میں نے کہا اگر کبھی مذہبی بنا پر کسی ملحد کو بھی غنڈہ گردی یا دہشت انگیزی کا نشانہ بنایا جائے۔ تو سول اینڈ ملٹری اس کی حمایت کرے گا۔

"قادیانی مسئلہ"

میں نے ان پر واضح کیا کہ "قادیانی مسئلہ" نامی پمفلٹ میں آپ نے اس موضوع پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ مخلصانہ نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ کتابچہ پڑھ کر میرا ردعمل یہ تھا۔ کہ آپ نے بھی الیاس برنی کی کتاب کو خلاصے کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔ الیاس برنی نے اپنی کتاب دو حصوں میں تقسیم کی ہے۔ ایک میں نبوت کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کے جینہ دعاوی ہیں۔ دوسرے میں ان ہدایات سے بحث ہے۔ جو انہوں نے اپنے پیروؤں کو حکومت کی وفاداری کے متعلق دیں۔ ٹھیک یہی دو حصے ہیں۔ جن میں "قادیانی مسئلہ" منقسم ہے

چیلنج

میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ جہاں تک حکومت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا تعلق ہے۔ یہ قرآنی ارشاد کے عین مطابق ہے۔ لیکن جہاں دعوئے نبوت کا ذکر آتا ہے۔ آپ اور الیاس برنی دونوں نے ہر بار حضرت غلام احمد صاحب کے سوا دوسرے حوالوں سے اقتباس دیئے ہیں۔ میں نے انہیں چیلنج کیا کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کا کوئی ایک بھی ایسا حوالہ پیش کریں کتاب جس میں انہوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہو۔

مرزا صاحب کا خط

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے "قادیانی مسئلہ" میں مرزا غلام احمد کا اپنا کوئی حوالہ کیوں نہیں دیا؟ اور دوسری کتب پر کیوں انحصار کیا ہے۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب کے ایک خط سے صرف ایک جملہ کا اقتباس درج کیا ہے۔ لیکن اصل کے ماسبق کا کوئی ذکر نہیں کیا جس میں مرزا صاحب نے اسلامی مصطلحات میں نبوت کے تمام دعاوی سے درحقیقت انکار کیا ہے۔

میں نے مولانا پر واضح کیا کہ یہ خط ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کا لکھا ہوا ہے۔ اور مرزا صاحب کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔

پھر میں نے مولانا مودودی سے پوچھا کہ آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ لاہور میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کا جواز اسلام کے کسی پہلو سے نکلتا ہے؟ میں نے کہا کہ لاہور میں مستورات کی بے حرمتی

(باقی دیکھیں صہ پر)

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس للارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۶ نبوت ۱۳۳۲ھ

غیر مسلموں کو اسلام کے حقیقی محاسن سے آگاہ کیا جائے

حال ہی میں پاکستان کی مجلس دستور ساز میں جب یہ تجویز زیر بحث آئی کہ ملک کا کوئی قانون قرآن مجید کی تعلیم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے منافی نہیں ہونا چاہیئے۔ تو حزب اختلاف کے غیر مسلم ممبروں نے اس تجویز کی شدید مخالفت کی۔ اور اسلامی احکام کے متعلق مختلف قسم کے شبہات کا اظہار کیا۔ ایوان کے مسلمان ممبروں نے ان شبہات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن غیر مسلم ممبر اپنی روش پر قائم رہے۔

غیر مسلم ارکان کی طرف سے قرآن مجید کے احکام اور سنت نبوی کے نفاذ کی یہ مخالفت یقیناً ہر سچے مسلمان کو دعوتِ فکر دیتی ہے۔ اس مخالفت کو محض یہ کہہ کر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ دشمن اسلام ہیں۔ اور وہ عناد اور تعصب کے ماتحت ایسا کر رہے ہیں۔ یہ انداز فکر یقیناً اسلام ایسے پُر حکمت۔ مکمل۔ عالمگیر اور تبلیغی مذہب کے متبعین کے شایان شان نہیں۔ جو دلائل و براہین کی قوت سے مخالف کو مطمئن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور جو ماضی میں اسی قوت کی بدولت کروڑوں افراد کے قلوب کو مسخر کر کے انہیں اپنا والہ و شیدا بنا چکا ہے۔

اگر ہم اسلامی تعلیم کی برتری پر سچے دل سے یقین رکھتے ہیں۔ اگر ہم اپنے ملک میں احکام اسلامی کے مطابق ایک مثالی حکومت اسی لئے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تا دنیا اسلام کی فضیلت و برتری کی قائل ہو سکے۔ تو یقیناً ہمارا یہ اولین فرض قرار پاتا ہے۔ کہ ہم ان اسباب و وجوہ کو معلوم کرنے اور پھر انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ جن کی وجہ سے خود ہمارے وطنی بھائی بھی جو سینکڑوں برس سے ہمارے دوش بدوش زندگی بسر کر رہے ہیں اسلام کے متعلق شدید غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

اسلامی احکام کے نفاذ کی اس مخالفت کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کے اعمال اور اقوال میں جو تضاد نظر آتا ہے۔ اس کی بنا پر انہیں خدشہ ہے۔ کہ وہ شاید صحیح اسلامی اصولوں پر عملاً کاربند نہ ہو سکیں۔ اس خدشہ کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ ہم اپنے انفرادی اور اجتماعی طرز عمل سے اسے غلط ثابت کر دکھائیں۔

دوسری بڑی وجہ اسلام کے متعلق غلط فہمی پیدا ہونے کی وہی ہے۔ جس کی طرف مجلس دستور ساز میں بنگال کے مولانا اکرم خاں نے اشارہ کیا ہے یعنے اسلام کی تعلیم سے غیر مسلموں کی عدم واقفیت۔ اس عدم واقفیت کی ذمہ داری زیادہ تر ان مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے غیر مسلموں کو قرآن مجید کی تعلیم اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے روشناس کرانے کی کوشش نہیں کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ اسلام کو ہر مسلمان کا فرض قرار دیا تھا۔ چنانچہ قرون اولےٰ کے مسلمان اس فرض کی ادائیگی کے لئے دنیا کے کونہ کونہ میں پہونچے۔ اور ہر ملک اور ہر قوم کی سعید الفطرت روحوں کو دلائل و براہین کے ساتھ اسلام کی صداقت کا قائل کیا۔ لیکن آج ہمارے ہاں یہ کیفیت ہے کہ مسلمان برعظیم ہند و پاکستان میں صدیوں سے رہتے ہیں لیکن پھر بھی یہاں کی غیر مسلم آبادی اسلام سے روشناس نہ ہو سکی۔ اور ان کے قلوب میں اسلام کا صحیح تصور پیدا نہ ہو سکا۔

جماعت احمدیہ ہمیشہ اس کوتاہی کا ازالہ کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتی رہی ہے۔ اس نے ایک طرف تو دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغی مشن قائم کئے۔ جو نہایت کامیابی کے ساتھ فریضہ اسلام ادا کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اس نے اپنے ملک میں بھی غیر مسلموں کو اسلام سے متعارف کرانے کے لئے کئی ذرائع اختیار کئے۔ اگر باقی جماعتیں بھی اسی سلسلے میں اس کے ساتھ تعاون کرتیں۔ تو یقیناً ملک کی فضا میں ایک نمایاں تبدیلی نظر آتی۔ اور وہی غیر مسلم جو آج اسلامی احکام کے نفاذ پر اظہار تشویش کر رہے ہیں خود بااصرار اسلامی قوانین جاری کرنے کا مطالبہ کر رہے ہوتے۔

جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جو ذرائع اختیار کئے۔ ان میں سے ایک ذریعہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا انعقاد ہے۔ آج سے ۲۶ برس قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کو دیکھ کر اور یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ہندوؤں میں اسلام اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلتی جا رہی ہیں۔ یہ تجویز پیش فرمائی۔ کہ ہندوستان کے طول و عرض میں حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے متعلق جلسے کئے جائیں۔ جن میں غیر مسلم دوستوں کو بھی اظہار خیال کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اور انہیں اسلام اور بانیٔ اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے ۶ر جنوری ۱۹۲۸ء کو ان جلسوں کی غرض و غایت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

"لوگوں کو آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کرنے کی جرأت اسی لئے ہوتی ہے۔ کہ وہ آپ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں۔ یا اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگ ناواقف ہیں۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے۔ جو یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں۔ کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپؐ کے حالات زندگی اور آپؐ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے .... پس سارے ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اہم شعبوں کو لے لیا جائے۔ اور ہر سال خاص انتظام کے ماتحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے"۔

(الفضل ۱۵ر جنوری ۱۹۲۸ء)

مندرجہ بالا تحریک ایک نہایت مفید اور بابرکت تحریک ثابت ہوئی۔ چنانچہ جب ۲۰ جون ۱۹۲۸ء کو ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہلی مرتبہ سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد ہوئے تو قریباً ہر جگہ ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی۔ غرض ہر مذہب و ملت کے شریف الطبع غیر مسلم معززین نے ان میں بڑے شوق سے شرکت کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے بعد بڑے شاندار الفاظ میں حضورؐ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور اس امر کا اعتراف کیا کہ یہ جلسے اسلام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کی متعدد غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک ہر سال جماعت احمدیہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ جلسے منعقد کرتی ہے۔ اور ہر مذہب کے افراد کو ان جلسوں میں شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ چنانچہ ہر مذہب و ملت کے شرفا ان میں شریک ہوتے ہیں۔ اور یہ احساس لے کر واپس جاتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم واقعہ میں بنی نوع انسان کے حقیقی خیر خواہ تھے۔ اور آپؐ کا اسوۂ حسنہ ہر شخص کے لئے قابل تقلید ہے۔

آج جبکہ پاکستان کی مجلس دستور ساز کے کانگرسی ارکان اسلام اور سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مختلف شبہات کا اظہار کر رہے ہیں تو سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی مذکورہ بالا تحریک کی ضرورت اور اہمیت ایک بار پھر واضح ہو گئی ہے۔ بے شک پاکستان کے غیر مسلم اقلیت میں ہیں، اور مجلس قانون ساز میں اکثریت ہی کا زیادہ اثر ہے۔ لیکن اسلام کی حقیقی روح اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ ہمیں یہی بتاتا ہے۔ کہ اسلام لوگوں کے جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر حکمرانی کیا کرتا ہے۔ پس ان کی مخالفت کو نظر انداز کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ اور اس امر کی بہرحال ضرورت ہے۔ کہ پاکستان کے غیر مسلموں کو اسلام کے حقیقی محاسن سے آگاہ کرنے اور ان کے بعد ان کے قلوب کو مطمئن کرنے کے لئے کوئی مؤثر اور ٹھوس کوشش کی جائے۔ اور اس ضمن میں جہاں اسلام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مطہرہ کے متعلق مستند لٹریچر کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی ضرورت ہے۔ وہاں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی مذکورہ تحریک کے مطابق سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے جلسوں کا انعقاد بھی نہایت ضروری ہے۔ جن میں غیر مسلم شریک ہوں۔ اور وہ اسلام کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر منظم رنگ میں ایسی کوشش کی جائے۔ اور دور حاضرہ کے رجحانات کو مدنظر رکھ کر محبت اور ہمدردی کے ساتھ اسلام کے حقیقی محاسن کو پیش کیا جائے اور اسکے ساتھ ہی عملاً آزادی، مساوات، رواداری اور انصاف کے اسلامی تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ تو بہت جلد پاکستان میں رہنے والی اقلیتوں کی ذہنیتوں میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ اور وہی غیر مسلم جو آج اسلامی اصولوں کی مخالفت کر رہے ہیں معترضین کے سامنے اسلامی اصولوں کا دفاع کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی صحت پہلے سے بہتر ہے

سکندر آباد ۳ر نومبر۔ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

قرآن مجید کے حقائق و معارف

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ درس القرآن کے نوٹ (۳)

(منقول از ماہنامہ الفرقان ماہ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

موت واقع ہو جانے کے باوجود کسی انسان پر سلامتی کے ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس کام کے لئے وہ شخص کھڑا ہوا تھا۔ اور جو اس کا نصب العین تھا۔ وہ اس شخص کی موت کے ساتھ بند نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس کے مرنے کے باوجود اس کا کام جاری ہے۔ اور اس کی سچی تعلیم قائم ہے۔ جس شخص کا کام جاری ہو۔ درحقیقت وہ شخص زندہ ہی ہوتا ہے۔ عربی میں کہتے ہیں ما مات من خلف مثلک۔ یہ بات بھی حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں میں مشترک ہے۔ ولادت کے وقت کی سلامتی اور موت کے وقت کی سلامتی اسی بات پر دلیل ہے۔ کہ بعثت کے وقت بھی انہیں ضرور سلامتی حاصل ہو گی۔ جب ان کے مرنے کے بعد بھی ان کا ذکر خیر باقی ہے۔ اور ان کا نام زندہ ہے۔ تو یہ اس امر کی پختہ دلیل ہے۔ کہ انہیں بعثت کے وقت بھی سلامتی حاصل رہے گی۔ دنیا میں بھی ہر سچے نبی کی روحانی زندگی کو قائم رکھا جاتا ہے۔ اور انبیاءؑ کا ایک سلسلہ قائم ہے۔ جب حضرت موسیٰؑ کی سچائی مشتبہ ہونے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سچائی کو قائم رکھنے کے لئے حضرت مسیحؑ کو مبعوث فرما دیا۔ حضرت مسیحؑ حضرت یحییٰؑ اور دیگر انبیاءؑ کی روحانی زندگی کی شہادت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو برپا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات کی زندگی اور ان کے دوام کو ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ویتلوہ شاھد منہ (ھود) فرمایا ہے

فاختلف الاحزاب من بینھم

ان جماعتوں نے باہم اختلاف کیا۔ لفظ احزاب جمع ہے۔ اس کا مفرد حزبٌ آتا ہے۔ عربی زبان میں حزبٌ کا لفظ انسانوں کی ایسی جماعت کے لئے بولا جاتا ہے جن میں باہم اتحاد ہو۔ کل قوم تشاکلت اعمالھم وقلوبھم فھم حزبٌ اگرچہ لفظ حزب کے عام معنے مطلق طور پر انسانوں کی جماعت کے ہیں۔ مگر استعمال کے لحاظ سے اس میں یہ خصوصیت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ ایک خیال اور ایک طریق کے لوگوں کی جماعت حزب کہلائے گی۔

اس آیت میں الاحزاب سے مراد وہ جماعتیں ہیں۔ جنہیں حضرت مسیح کے بارے میں دلچسپی تھی۔ ورنہ انہیں حضرت مسیح کے تعلق میں اختلاف کرنے کی کیا وجہ اور کیا ضرورت تھی۔ یاد رہے کہ اختلاف ایک رنگ میں اتحاد کے بعد ہوتا ہے۔ مثلاً اگر مسلمانوں میں قرآن مجید کے متعلق اختلاف ہو جائے۔ تو یہ اہمیت والی اور قابل تعجب بات ہو گی۔ پس خود عیسائیوں کا حضرت مسیح کے بارے میں اختلاف کرنا تعجب خیز بات ہے۔ آیت کے لفظ من بینھم نے بھی یہی بتایا ہے کہ یہاں وہی احزاب مراد ہیں۔ جو حضرت مسیحؑ کو ماننے والے تھے۔ ان کی کتاب ایک تھی۔ عقائد بھی ایک تھے۔ مگر کتنی بدقسمتی ہے کہ پھر وہ اختلاف کرنے لگ گئے۔ عقائد میں اختلاف کر لیا۔ اعمال میں مختلف ہو گئے۔ اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ باہم اختلاف کرنے والے دو گروہوں میں سے ہر ایک حق پر نہیں ہو سکتا۔

فویل للذین کفروا من مشھد یوم عظیم

پس یوم عظیم کی رویت سے ان کافروں کے لئے عذاب عظیم ہو گا۔ لفظ ویل کے معنے عذاب اور خدا سے دوری کے ہیں۔ کافروں کے لئے اس دن ہلاکت ہو گی۔

یوم عظیم سے مراد خدا کی ملاقات کا دن ہے۔ مومن اس دن کی تمنا کرتا ہے۔ لیکن کافروں کے لئے وہ دن ہلاکت کا دن ہے۔

اسمع بھم وابصر یوم یاتوننا

یہ صیغہ تعجب ہے۔ اس کے معنے ہیں کہ وہ لوگ اس دن جب ہمارے پاس آئیں گے۔ کیا ہی خوب سنتے ہوں گے اور کیا ہی خوب دیکھتے ہوں گے۔ کیونکہ اس دن کان حقیقت کو سن رہے ہوں گے۔ اور آنکھیں حقیقت کو دیکھ رہی ہوں گی۔ بعض نحویوں نے اسمع بھم وابصر کو حقیقی امر کے معنوں میں لیا ہے۔ مگر درست یہی ہے کہ یہ صیغہ تعجب ہے۔

لکن الظالمون الیوم فی ضلل مبین

سوال ہوتا تھا۔ کہ اس حقیقت کے انکشاف سے ظالموں کی کیا حالت ہو گی۔ فرمایا لکن الظالمون الیوم فی ضلل مبین کہ ظالم کہیں گے۔ کہ یہ کیا نکلا۔ اور ہم نے کیا سمجھا تھا۔ ضلل مبین سے مراد یہ ہے۔ کہ جو ہم مانتے تھے وہ بالکل غلط تھا۔ یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ اس دن گمراہ ہوں گے۔ بلکہ یہ مراد ہے۔ کہ اس وقت انہیں اپنی گمراہی کا علم ہو جائے گا۔

وانذرھم یوم الحسرۃ اذ قضی الامر وھم فی غفلۃ وھم لا یومنون۔

انہیں یوم الحسرۃ کے بارے میں انذار کر۔ جبکہ حقیقت کے مطابق فیصلہ کر دیا جائیگا۔ یا فیصلے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ لوگ غفلت میں ہیں۔ اور ایمان نہیں لارہے یا نہیں لائیں گے۔

بعض دفعہ انسان حقیقت کو دیکھ لیتا ہے۔ مگر اس کا دل یکدم تبدیل نہیں ہوتا غفلت کا گند اس کے دل پر جم جاتا ہے۔ اور پرانی عادت کی وجہ سے وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ اور اسے ایمان لانے کی توفیق نہیں ملتی۔ ایسے لوگ نشان پر نشان دیکھتے ہیں۔ پھر بھی اعتراض ہی کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں جذب پیدا نہیں ہوتا۔

انا نحن نرث الارض ومن علیھا والینا یرجعون

ہم زمین اور اس کی کائنات کے وارث ہوں گے۔ اور تمام لوگ ہماری طرف رجوع کریں گے۔ یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ اس میں آخری زمانہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کی طرف اشارہ ہے۔

ان آیات کا نزول اس وقت ہوا۔ جبکہ عیسائیوں کی معمولی حکومتیں تھیں۔ پہلے تو یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ عیسائی قوم ترقی کرے گی۔ اور دنیا بھر میں حکمران ہو جائے گی۔ دوسرے یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ پھر ہم عیسائیوں سے حکومت چھین لیں گے۔ اور اسلام کی حکومت آ جائیگی۔ الینا یرجعون کے معنے ہیں۔ کہ وہ لوگ توحید کے قائل ہو جائیں گے۔ ومن علیھا میں اشارہ ہے۔ کہ عیسائیت زمین پر بلحاظ افراد پھیل جائے گی۔ اور پھر ایک دن ان کی حکومت ان سے چھن جائے گی اور وہ سب خدا کی ماتحتی قبول کر لیں گے۔ یعنی اسلام میں داخل ہو جائیں گے

بے شک عیسائیت تو کسی نہ کسی رنگ میں قیامت تک باقی رہے گی۔ لیکن حکومت اور افراد کی شان کے لحاظ سے اس کی عظمت جاتی رہے گی۔ اور اسلام کا غلبہ ہو گا۔ اور خدا تعالیٰ کی حقیقی بادشاہت قائم ہو جائیگی۔

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید اسی جہاں میں خدا تعالیٰ کو دیکھنے کا واحد ذریعہ ہے

"اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے۔ اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں۔ تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے۔ اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور اس میں ایک برکت اور قوتِ جاذبہ ہے۔ جو خدا کے طالب کو دمبدم خدا کی طرف کھینچتی ہے۔ اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے۔ اور قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا۔ کہ اس پر حکمت عالم کا بنانے والا کوئی اور ہونا چاہیئے۔ بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے اور ایک پاک رویت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے۔ کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے۔ اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا۔ کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے۔ بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلمت سے نکالتے ہیں۔ واقعی طور پر مشاہدہ کر لیتا ہے۔ کہ درحقیقت ذات اور صفات میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ عملی طور پر دنیا کو دکھا دیتا ہے۔ کہ وہ ایسا ہی خدا کو سمجھتا ہے۔ اور وحدت الٰہی کی عظمت ایسی اس کے دل میں سما جاتی ہے۔ کہ وہ الٰہی اشارہ کے آگے تمام دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بلکہ مطلق لاشی ہیچ اور سراسر کالعدم سمجھتا ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

"قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی کا انتقال"

محترم والد بزرگوار قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی ربوہ میں ۲۹/۱۰/۵۳ کو بروز جمعرات سات بجے شام بعارضہ دمہ دو ماہ کی بیماری کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۳۱۳ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھے آپ کا نمبر وصیت ۲۷ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ تلطف بعد نماز جمعہ ایک جم غفیر کے ساتھ ۳۰/۱۰/۵۳ کو نماز جنازہ پڑھائی۔ اور لمبی دعا فرمائی۔ آپ کو قطعہ صحابہ میں امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب محترم والد بزرگوار کی مغفرت و بلندیٔ درجات کیلئے

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق انجیل میں پیشگوئیاں

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب)

(۱)

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس کے داہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا۔ ایک کتاب دیکھی جو اندر اور باہر لکھی ہوئی تھی۔ اور سات مہروں سے بند تھی"۔ (مکاشفہ باب ۵)

یہ علامت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کی ابتداء سات آیتوں سے ہوتی ہے اور وہ آیات ایسی ہیں جن میں قرآن کریم کے تمام مضامین کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد میں انجیل یوحنا باب ۱۶ ملاحظہ فرمایئے......جس میں حضرت مسیح علیہ السلام اپنے جانے کے وقت اپنی قوم کو "تسلی دینے والے" کی بشارت دیتے ہیں۔ بلکہ اپنے جانے کی علت غائی یہی ٹھہراتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"لیکن میں اب اس کے پاس جس نے مجھے بھیجا ہے جاتا ہوں۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آئے گا...... میں اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آن کر دنیا کو گناہ اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ اور راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں۔ پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب "وہ" یعنی روحِ حق آئے گا تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی۔ اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی۔ لیکن جو کچھ سنے گی سو کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی۔ وہ میری بزرگی کرے گی۔ اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پائے گی"۔

ان الفاظ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے کئی باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اور واضح طور پر اپنے بعد آنے والے کے نشانات بتائے ہیں۔ اول انہوں نے فرمایا ہے۔ کہ میرے جانے کے بعد وہ تسلی دینے والا تمہارے پاس آئے گا۔ اور اگر میں نہ جاؤں تو وہ نہیں آئے گا۔ حضرت مسیح علیہ السلام اس دنیا سے کوچ کر گئے! پس ضروری تھا کہ ان الفاظ کے مطابق خدا تعالیٰ کی طرف کوئی تسلی دینے والا آتا۔ عیسائی حضرات بتائیں کہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسا تسلی دینے والا آیا۔ جسے آپ لوگ اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرا سکیں؟ اگر کہا جائے کہ آئندہ کوئی آئے گا۔ جو اس پیشگوئی کا مصداق ہوگا۔ تو یہ پیشگوئی کے مفہوم کے خلاف ہے۔ کیونکہ الفاظ سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی مراد یہ ہے کہ وہ تسلی دینے والا آپ کے بعد قریب کے زمانہ میں آئے گا۔

بعض عیسائی یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کی مصداق روح القدس ہے جو حضرت مسیح کے بعد حواریوں پر نازل ہوئی اور اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہو گئی مگر سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت روح القدس نہ تھی اور آپ پر نازل نہ ہوتی تھی جب حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی نازل ہوتی تھی۔ تو پھر روح القدس پیشگوئی کی مصداق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حضرت مسیح تو فرماتے ہیں کہ جب تک میں نہ جاؤں اس وقت تک تسلی دینے والا آ ہی نہیں سکتا۔ اور پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے۔ کہ جو علامات بتائی گئی ہیں وہ روح القدس پر صادق نہیں آتیں۔ اس نے کب سزا کا حکم جاری کیا۔ اور کیا اس نے نئی بات سکھائی۔ جس کی مسیح علیہ السلام کے وقت برداشت نہ تھی

۲

دوسری علامت حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ بتائی ہے۔ کہ "وہ آن کر دنیا کو گناہ اور راستی اور عدالت کے بارہ میں قصور وار ٹھہرائے گا"۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اس کا مصداق ٹھہرایا۔ آپ کو ایک ایسی شریعت دی جس میں گناہ کی حقیقت اس کی ممانعت اور سزا وغیرہ کا کامل طور پر ذکر ہے۔ اور یہ تعلیم بھی اس میں موجود ہے۔ جو راستی اور عدالت سے کام نہ لے گا۔ وہ خدا کی نگاہ میں قصور وار ہے۔ اسلام تو مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ اور انصاف کو پسند کرتا ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے جو شخص ایک بادشاہ اور فقیر میں بلا امتیاز انصاف سے فیصلہ نہیں کرتا وہ یقیناً گنہگار ہے۔

۳

تیسری بات جو حضرت مسیح علیہ السلام نے بتائی ہے وہ یہ ہے۔ کہ:۔

"میری اور بہت سی باتیں ہیں۔ کہ میں تمہیں کہوں۔ پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب "وہ" یعنی روحِ حق آئے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی"۔

اس میں حضرت مسیح نے صاف طور پر اقرار کیا ہے۔ کہ میری باتیں جو میں نے خدا سے حاصل کی ہیں۔ وہ مکمل نہیں بلکہ ابھی کوئی اور روحِ حق آنے والی ہے جو خود بھی درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی ہوگی۔ اور اس کی باتیں جو وہ خدا سے حاصل کرے گی وہ بھی ایک کامل شریعت کی صورت میں ہوگی۔ تمام سچائی کی راہوں پر چلنے کے لئے ابد الآباد تک کے لئے کافی ہوگی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے یہ فقرات اپنے اندر ایک خاص حکمت رکھتے ہیں۔ اور ان کا مطلب یہ ہے کہ اے میری قوم کے لوگو! یہ جو سچائی کی چند باتیں مختصر طور پر میں نے بتائی ہیں یہی تمہارے لئے کافی ہیں۔ اور چونکہ ابھی تم نے ارتقاء کی انتہائی منزل طے نہیں کی اس لئے تم سچائی کی تمام کی تمام باتیں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ہاں میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ تم ضرور انسانی ترقی کی آخری منزلیں طے کرو گے۔ اور اس وقت تم کو مکمل سچائی جو قیامت تک کے لئے کافی ہوگی بتائی جائے گی۔ گویا اپنی قوم کو حضرت مسیح علیہ السلام یہ سمجھانا چاہتے ہیں۔ کہ کہیں تم اس سچائی کو قبول کرنے سے انکار نہ کر دینا۔

وہ "سچائی" وہ "روحِ حق" اور وہ "انسانی ترقی کا انتہائی زمانہ" یہ چیزیں کونسی ہیں؟ اور وہ زمانہ کونسا ہے؟ پس سچائی کا گرتہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت کاملہ کی صورت میں دیا۔ اور وہ "روح حق" خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جنہوں نے آکر تمام سچائی کے راستے بتا دیئے۔ اور وہ انسانی ترقی کا انتہائی زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانہ ہے۔

۴

پھر حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔

"وہ روح اپنی نہ کہے گی۔ لیکن جو کچھ سنے گی سو کہے گی۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی"۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ عبارت ہوبہو قرآن کریم کی اس آیت کا ترجمہ ہے۔ ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی فرماتے ہیں وہ اپنی خواہشات کے مطابق اور اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدائی وحی سے جو ان پر نازل کی جاتی ہے فرماتے ہیں۔ آپ کا طریق عمل یہی تھا۔ کہ جب تک آپ کو وحی کے ذریعہ کسی امر کی اطلاع نہ دی جاتی آپ خود اس کے متعلق اپنی طرف سے کوئی فیصلہ نہ فرماتے۔

پھر آپ نے فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کے ماتحت کئی پیشگوئیاں فرمائیں۔ جن میں سے بعض آپ کی زندگی میں پوری ہوئیں۔ اور بعض وفات کے بعد اور اب تک پوری ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے متعلق فتح سے قبل وحی کے ذریعہ خبر دی۔ انا فتحنا لک فتحاً مبینا کہ ہم ضرور تجھے فتح مبین دیں گے۔ پھر رومیوں کی مغلوبی کے بعد ان کے غلبہ کی خبر دی۔ جو بعد میں پوری ہوئی۔ غرض کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اتنی خبریں دیں جن کا شمار کرنا بھی کارے دارد کا حکم رکھتا ہے۔

۵

پھر حضرت مسیح فرماتے ہیں "وہ میری بزرگی کرے گا"۔ گویا حضرت مسیح علیہ السلام پر جتنے الزام لگائے گئے تھے۔ ان کی تردید کرے گا۔ نیز یہ کہ میری قوم اگر میرے متعلق کوئی غلط عقیدہ رکھے گی تو اس کی بھی پرزور تردید کر کے انہیں سمجھائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف لا کر حضرت مسیح اور ان کی والدہ پر جو گندا الزام یہودی اور دنیا کی دیگر اقوام لگاتی تھیں اس کی تردید فرمائی۔ اور دلائل کے ساتھ اسے غلط ثابت کیا پھر ان کی قوم کے اندر جو حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات کے متعلق غلط عقائد رائج ہو گئے تھے۔ ان سب کی کامل طور پر تردید کر کے صرف آپ کی تطہیر ہی نہیں کی بلکہ آپ کی بزرگی اور شان کو بلند کیا ہے۔ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کے عقیدہ کو غلط ثابت کر کے ان کو خدا تعالیٰ کا ایک رسول قرار دیا ہے۔ اور فرمایا۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کہ حضرت مسیح صرف خدا تعالیٰ کے ایک مقدس رسول ہیں۔ اور آپ سے پہلے سب رسول گذر چکے ہیں۔ اس میں ایک تو یہ بتایا کہ حضرت مسیح کا حقیقی رتبہ صرف رسول ہونے کا ہے۔ اور دوسرے اس عقیدہ کا رد ہے۔ جو غیر احمدی اور عیسائی صاحبان رکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ اب تک آسمان پر زندہ ہیں۔ اور وہ دوبارہ آئیں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم ان کو زندہ کیسے کہتے ہو وہ تو ایک رسول تھے۔ زندہ رہنا تو خدائی صفت ہے۔ جب ان سے پہلے کوئی رسول زندہ نہیں رہا تو وہ کیسے اب تک آسمان پر زندہ رہ سکتے ہیں۔

پھر ان لوگوں کو جو حضرت مسیح کو ابن اللہ یا خدا مانتے ہیں یہ کہہ کر خدا تعالیٰ نے متنبہ کیا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح خدا ہے وہ کفر کرتے ہیں۔

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام کے مرتبے کو افراط اور تفریط کے دائرے سے نکال کر ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ جو فی الواقعہ ان کے لئے موزوں ہے۔ اور ان کی پوزیشن کو بالکل

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۹۵۳ء کے آخری عشرہ میں جماعت احمدیہ کا آئندہ جلسہ سالانہ منعقد ہوگا۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپی رکھنے والے احباب کو معلوم ہوگا کہ جس قدر اخراجات ہم کو جلسہ سالانہ پر کرنے پڑتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں چندہ کی جو رقم اس غرض کے لئے جمع ہوتی ہے۔ کئی ہزار کی مقدار میں کم ہوتی ہے۔ اور مرکز کی حتی الوسع کوششوں کے باوجود خرچ کے مقابلہ میں آمد کی کمی ہر سال قائم رہتی ہے۔

نظارت بیت المال کی رائے میں اس کی خاص کی وجہ یہ ہے۔ کہ جماعتوں کے ذمہ وار عہدیدار اس چندہ کی وصولی میں پوری توجہ اور کوشش سے کام نہیں لیتے ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ جو جماعت ہر قسم کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہو۔ وہ جلسہ سالانہ کے چندہ کی قسط میں ہمیں معیار سے گری رہے۔

اندریں حالات جماعت کے تمام مخلص دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کے ادا کرنے اور فراہم کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے کام لیں اور آئندہ جلسہ کے لئے عزم صمیم کے ساتھ اس قدر چندہ کی رقم جمع کر دیں جو کم از کم ہمارے اخراجات کے لئے مکتفی ہو۔

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح چندہ عام کی شرح ہر شخص کی آمد ماہوار پر ایک آنہ فی روپیہ مقرر ہے۔ اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ کی شرح سارے سال میں ایک مہینہ کی آمد پر دس فیصدی کے حساب سے مقرر ہے۔ گویا ایک سو روپیہ پیدا ہوار والے دوست کے لئے صرف مبلغ دس روپے بطور چندہ جلسہ سالانہ دینا واجب ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ خواتین!

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے پروگرام اور انتظام کی تیاری شروع ہو چکی ہے۔ جو بہنیں جلسہ سالانہ کے پروگرام یا کام میں حصہ لینا چاہتی ہوں وہ جلد از جلد اپنے ناموں اور مکمل پتہ خط و کتابت سے اطلاع دیں۔ نام کے ساتھ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی کی تصدیق ضروری ہے

نیز لجنات اماء اللہ بھی پروگرام اور انتظامات کے متعلق اپنے مشورے بھجوائیں تاکہ ان پر عملدرآمد کیا جا سکے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

زنانہ صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ

جملہ صدر لجنہ اماء اللہ سے بطور یاددہانی عرض ہے۔ کہ اپنی اپنی لجنہ میں نمائش کے لئے تیاری کی باقاعدہ کوشش کرتی رہیں۔ آپ مندرجہ ذیل اصولوں کے ماتحت نمائش کے ذریعہ خدمت دین میں شامل ہو سکتی ہیں

I نمائش کے لئے تیار شدہ سامان وقف کر کے

II صرف اپنی محنت وقف کر کے اس میں سامان کی لاگت واپس ہو جائے گی

III نمائش کی رونق دوبالا کرنے کے لئے اعلیٰ قسم کا نمائشی سامان بھجوا کر۔

(سیکرٹری نمائش)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدنا

ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"حضرت صاحب کی کتابیں خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور ان کے ذریعہ نئے علوم کھلتے ہیں"

صیغہ بکڈپو تالیف و تصنیف نے ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب کو طبع کرایا ہے۔ جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔ حقیقۃ الوحی

افریقہ کے مبلغین کرام کی بمبئی میں آمد

۲۵ اکتوبر بروز اتوار مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ۔ کراچی سے ہسپرو Bat جہاز میں بمبئی پہنچے جہاز چونکہ چند گھنٹوں کے لئے یہاں ٹھہرایا تھا۔ اس لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر دو حضرات ہمارے دار التبلیغ "الحق" میں تشریف لائے۔ اور کچھ عرصہ قیام کے بعد واپس جہاز پر تشریف لے گئے۔ اور جہاز ۵ بجے شام لنڈن کے لئے روانہ ہوگیا۔ لنڈن سے ہر دو مبلغ صاحبان اپنے اپنے تبلیغی مرکز میں تشریف لے جائیں گے سو دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر میں ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور تبلیغی و تربیتی مقاصد میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین (خاکسار شریف احمد امینی مشنری انچارج بمبئی)

عہدداران انصار کا تقرر

مندرجہ ذیل جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کے لئے مفصلہ ذیل عہدہ داران انصار کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عہدیداران انصار کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) مجلس انصار جماعت احمدیہ۔ لائل پور

زعیم: چوہدری عبد الرشید صاحب

مہتمم مال: قریشی محمد حنیف صاحب

مہتمم تبلیغ: ڈاکٹر شمس الدین صاحب

مہتمم تعلیم و تربیت: چوہدری محمد عبد اللہ صاحب: مہتمم عمومی: شیخ محمد یوسف صاحب

(۲) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ گوجرہ

زعیم و مہتمم تعلیم و تربیت: بابو محمد شریف صاحب

مہتمم تبلیغ: خواجہ محمد دین صاحب

" مال: سید عطا حسین شاہ صاحب

مہتمم عمومی: سید کرم شاہ صاحب

(۳) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ خوشاب

زعیم و مہتمم عمومی: ملک نصر اللہ خان صاحب

مہتمم مال: میاں نور محمد صاحب

" تبلیغ: ملک شیر بہادر صاحب

" عمومی: مولوی عبد الکریم صاحب

(۴) مجلس انصار اللہ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

زعیم انصار اللہ: ماسٹر محمد حسن صاحب لنگ منڈی۔ مہتمم تعلیم و تربیت: میاں معراج دین صاحب محلہ پٹرنگاں

مہتمم مال: میاں غلام نبی صاحب ٹکسالی گیٹ۔ مہتمم عمومی: سید سلامت علی صاحب محلہ پٹرنگاں

مہتمم وسلسلہ اصلاح: مولوی عبد الرحیم صاحب محلہ پٹرنگاں

(۵) مقامی مرکزیہ مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ لاہور

(ضمنی انتخاب) مہتمم تعلیم و تربیت: ڈاکٹر عبد اللہ صاحب میوہ منڈی لاہور

(۶) مجلس انصار اللہ۔ جماعت احمدیہ چک ۱۲۳ ضلع لائل پور

زعیم و مہتمم تعلیم و تربیت: مولوی محمد حسین صاحب فاضل۔ پنشنر

مہتمم تبلیغ: مستری محمد شریف صاحب آرہ کش۔ مہتمم مال: میاں محمد ابراہیم صاحب

" عمومی: چوہدری عنایت الٰہی صاحب پوسٹ ماسٹر۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) ان دنوں بہت مشکلات میں ہے۔ تمام احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے (لطیف احمد) (۲) میرے ابا جان پیر صلاح الدین صاحب ایم اے سیڑی ایم مظفر گڑھ آشوب چشم کی وجہ سے ایک ہفتہ سے بیمار ہیں سانس کی وجہ سے آدھے سر میں سخت قسم کی ٹیس پڑتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ (خاکسار وحید احمد ابن پیر صلاح الدین صاحب) (۳) میرے لڑکے عزیزم نثار احمد کی صحت عرصہ سے خراب چلی آتی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (حمیدار غلام حسین ساکن ڈھیری سیداں دوالمیال ضلع جہلم)

(۱۰) براہین احمدیہ تفسیر ... نزول المسیح۔ تحفہ گولڑویہ۔ آئینہ کمالات اسلام۔ چشمہ معرفت وغیرہ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتب دعوت الامیر۔ دیباچہ قرآن کریم انگریزی اور تفسیر کبیر جلد اول جز دوم چہارم بھی اس صیغہ سے مل سکتی ہیں۔ احباب ان کتب کو خرید کر اسے پیتے توحی صیغہ کی امداد کریں۔ اور خود بھی ان روحانی کتب سے فائدہ اٹھائیں باوجود یکہ اس وقت کاغذ نہایت گراں ہو گیا ہے۔ لیکن صیغہ ہذا نے کتب کی پہلی قیمتیں ہی برقرار رکھی ہیں۔ (انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

مملکت پاکستان کے آئین کی مزید ۱۸ دفعات منظور کر لی گئیں

کراچی ۴ نومبر۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس آج پھر بنیادی اصولوں کی رپورٹ کی مزید ۱۸ دفعات منظور کرنے کے بعد نصف گھنٹہ کے اندر ملتوی کر دیا گیا۔ گذشتہ تین دن سے آئین سازی کا کام بڑی سست رفتاری سے چل رہا ہے اور ۱۵ منٹ یا نصف گھنٹہ تک کا وقت اسمبلی میں دستور سازی پر صرف کیا جا چکا ہے۔ ہندو ممبران نے آئین سازی کے کام کا جو بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ آج اسے تیسرا دن تھا۔ اور گو حکومت کی طرف سے ان ممبروں کو واپس لانے کی کوششیں شروع کر دی گئی ہیں۔ تاہم ابھی تک وہ واپس آنے پر تیار نہیں ہوئے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ واپس آنے پر وہ ان تمام دفعات پر پھر سے غور کئے جانے کا مطالبہ کریں۔ جو ان کی غیر موجودگی میں پاس ہوئیں ان دفعات میں وہ بے شمار ترمیمات پیش کرنے کا نوٹس دے چکے تھے لیکن وہ ان کی غیر حاضری کے سبب پیش نہ ہو سکیں۔ آج اسمبلی نے اس اہم دفعہ پر غور و خوض ملتوی کر دیا۔ کہ مرکزی وزارت کو ایوان عام کے سامنے جواب دہ ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ وزراء نائب وزراء اور وزراء مملکت کے تقرر سے متعلق دفعات بھی چھوڑ دی گئیں۔ مجلس مقننہ کے دو ایوان — "ایوان بالا" اور "ایوان عام" بنانے کی تجویز آج پاس کر دی گئی۔ لیکن ان ایوانوں کے ممبروں کی تعداد وغیرہ سے متعلق تجاویز ملتوی کر دی گئیں۔ ان تجاویز میں وزیر اعظم کے آئینی فارمولے کے مطابق ترمیم کی جائیگی مالی میں مملکت کے اختیارات۔ تنخواہ الاؤنس اور وزراء کی تنخواہ والاؤنس۔ حلف نامے فوجی افسروں کے تقرر الیکشن کمشنر الیکشن ٹریبونل کے قیام کے بارے میں رئیس مملکت کے اختیارات رئیس مملکت کی برطرفی کے لئے دونوں ایوانوں کے کل ممبروں میں دو تہائی ممبروں کی تائید کی شرط وفاقی حکومت کے اختیارات وزارت کی تشکیل دو ماہ کے اندر اندر ہونے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی شرط کسی ایسے فرد کو جو مجلس مقننہ کا ممبر نہ ہو۔ وزارت کی تشکیل کا کام نہ سونپنے کی شرط اور مجلس مقننہ کی رکنیت کی شرائط سے متعلق دفعات منظور کی گئیں۔

آج بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور و خوض جاری رہا۔ سب سے پہلے پیراگراف ۱۹ پر جو رئیس مملکت کے حلف نامے سے متعلق ہے غور ہوا اور مسٹر ابو القاسم کی ترمیم کے ساتھ حسب ذیل پیراگراف پاس ہو گیا۔

"رئیس مملکت کو یہ حلف نامہ لینا پڑیگا"۔ میں خدا کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں پاکستان کے رئیس مملکت کے فرائض کو وفاداری سے بجا لاؤں گا۔ اور آئین کا تحفظ کروں گا۔ نیز پاکستان کے قوانین اور روایات کے مطابق ہر طبقے کے لوگوں سے انصاف کروں گا۔ بلا خوف و خطر۔ جانبداری دشمنی کے میں اپنے فرائض انجام دوں گا۔ اور اپنی ذاتی و پبلک زندگی میں اسلام کے عاید کردہ اصولوں کی پابندی کروں گا۔"

پیراگراف ۲۰ بلا ترمیم کے پاس ہوا۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ مجلس مقننہ کو حق ہو گا۔ کہ وہ خاص حالات میں رئیس مملکت کے فرائض سے متعلق ایسے قواعد مرتب کرے۔ جو آئین میں شامل نہ ہوں۔ اور مجلس مقننہ کے پاس کردہ ایسے قوانین کو آئین میں ترمیم تصور نہ کیا جائیگا۔

پیراگراف ۲۱ "افواج کی اعلیٰ کمان رئیس مملکت کے ہاتھ میں ہو گی۔" بلا ترمیم پاس ہوا۔ پیراگراف ۲۶ بھی جو افواج کے متعلق ہے۔ پاس کر دیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ افواج کے سپریم کمانڈر اور کمانڈر انچیف نیز دیگر افسران کا تقرر رئیس مملکت کرے گا۔ رئیس مملکت کے اختیارات سے متعلق دفعات بھی پاس کر دی گئیں۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ رئیس مملکت کو پاکستان بھر میں معافی دینے کے اختیارات ہوں گے بشرطیکہ کسی ایسے اختیار کی قرآن و سنت ممانعت نہ کرتا ہو۔ اس کے علاوہ رئیس مملکت کو الیکشن کمشن اور الیکشن ٹریبونل مقرر کرنے کا بھی اختیار ہو گا۔

پیراگراف ۲۴ ایوان نے بلا کٹ پاس کر دیا۔ اس میں کہا گیا ہے۔ "(۱) مجلس مقننہ کے ایکٹ کی رو سے رئیس مملکت کی تنخواہ والاؤنس عہدے کے وقار کو سامنے رکھتے ہوئے منظور کئے جائیں گے۔ اور جب تک ایسا ایکٹ نہ بن جائے۔ رئیس مملکت کو وہ تنخواہ الاؤنس و مراعات حاصل ہوں گی۔ جو آئین کے نفاذ سے فوراً قبل گورنر جنرل کو حاصل تھیں۔ اور ان میں اس طرح کی تبدیلی نہ کی جائیگی۔ کہ رئیس مملکت کو ان کے عہدے کی میعاد کے دوران میں اس تبدیلی سے کسی قسم کا نقصان ہو۔ (۲) رئیس مملکت کو ریٹائر ہونے پر عمر بھر پنشن یا الاؤنس دیا جائے۔ اگر رئیس مملکت ریٹائر ہونے پر حکومت کا کوئی عہدہ قبول کرے گا۔ تو یہ پنشن یا الاؤنس اسے نہ ملے گا۔ (۳) اگر آئین کی رو سے رئیس مملکت کو کسی بے ضابطگی کی بنا پر عہدے سے ہٹا دیا جائیگا۔ تب بھی اسے یہ الاؤنس اور پنشن ادا نہ کی جائے گی۔

پیراگراف ۲۵ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مجلس مقننہ کو رئیس مملکت کو اس کے عہدے سے ہٹانے کا حق ہو گا۔ بشرطیکہ کسی ایک ایوان کے ممبروں کی اکثریت اس کا مطالبہ کرے اور دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں اس سلسلے میں ایک قرارداد منظور کی جائے۔ اور دونوں ایوانوں کے کل ممبروں میں سے ⅔ ممبر قرارداد کے حق میں ہوں۔ پیراگراف ۲۶ کے مطابق جو بلا ترمیم پاس ہو گیا۔ وفاق کے انتظامی اختیارات حسب ذیل ہوں گے:۔

(الف) ان امور پر اختیار ہو گا۔ جن کے متعلق مجلس مقننہ کو قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(ب) ایسے حقوق استعمال کرنے کا حق ہو گا۔ جو وفاقی حکومت کو کسی سمجھوتہ یا معاہدے کی رو سے حاصل ہوں۔ (۱) میں بیان کئے گئے اختیارات کسی یونٹ یا وفاقی ریاستوں میں استعمال نہ ہو سکیں گے۔ نہ ہی ان امور پر استعمال ہو سکیں گے۔ جن کے متعلق یونٹوں یا ریاستوں کی اسمبلیوں کو قانون بنانے کا حق ہے۔ البتہ اگر آئین میں یا مجلس مقننہ کے پاس کردہ کسی قانون میں وفاقی حکومت کو اس سلسلے میں خاص اختیارات دیئے گئے ہیں۔ تب وہ انہیں یونٹوں یا ریاستوں میں استعمال کر سکتی ہے۔

پیراگراف ۲۷ میں جو وزراء کی کونسل کے قیام سے متعلق ہے۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان نے ایک ترمیم پیش کی۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ وزارت کو قیام کے دو ماہ بعد اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا پڑے گا۔ اور کوئی شخص جو مجلس مقننہ کا ممبر نہ ہو گا۔ اس سے وزارت کی تشکیل کے لئے نہ کہا جائیگا۔ مسٹر اے۔ کے بروہی نے ترمیم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ہم اس ملک میں پارلیمانی طرز کی حکومت قائم کر رہے ہیں۔ اس لئے انتظامیہ کا مجلس مقننہ کے سامنے جواب دہ ہونا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ حکومت اپنی مرضی سے کام کرتی رہے۔ اور ہر طرح کی غیر ذمہ دارانہ حرکتیں کرے لہٰذا ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس کے لئے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا لازمی قرار دیا جائے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ایسے کسی شخص کو جو مجلس مقننہ کا ممبر نہ ہو۔ وزارت کی تشکیل کا کام نہ سونپا جائے۔ کیونکہ یہ طریقہ درست نہیں۔ دفعہ ۲۷ اس ترمیم کے ساتھ پاس ہو گئی۔

وزراء۔ نائب وزراء اور وزراء مملکت کے تقرر وغیرہ کی شرائط پر جو پیراگراف ۲۸ میں شامل ہیں۔ غور و خوض ملتوی کر دیا گیا۔ اس کے بعد پیراگراف ۲۹ پاس کیا گیا۔ اس کے مطابق وزراء۔ وزراء مملکت۔ نائب وزراء اور پارلیمنٹری سکرٹریوں کی تنخواہ کا تعین مجلس مقننہ وقتاً فوقتاً کرتی رہے گی۔ مگر جب تک مجلس مقننہ ایسا ایکٹ نہ پاس کرے آئین کے نفاذ کے وقت جو تنخواہیں وزراء کو مل رہی تھیں۔ وہی ملیں گی۔ اور دوران میں کسی وزیر کی میعاد تقرر کے دوران میں اس طرح کی تبدیلی نہ کی جائے گی۔ کہ اسے نقصان پہنچے۔ وزارت کے ایوان عام کے سامنے جواب دہ ہونے کی تجویز (پیراگراف ۳۰) پر غور و خوض ملتوی کر دیا گیا۔ اور وزراء کے حلف نامہ (پیراگراف ۳۱) کے الفاظ کی منظوری دے دی گئی۔ وزیر کو آئین سے وفاداری کا اور سرکاری راز پوشیدہ رکھنے کا حلف اٹھانا پڑے گا۔ مسلم وزیر کو یہ حلف بھی اٹھانا پڑے گا۔ کہ وہ اپنی ذاتی اور پبلک زندگی میں اسلام کی عائد کردہ ذمہ داریاں پوری کرے گا۔ رئیس مملکت کو پیراگراف ۳۲ کی رو سے یہ اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ کسی وزیر کے تقرر یا برطرفی کے سلسلے میں اس کی کارروائی کو عدالت میں چیلنج نہ کیا جا سکے گا۔ اس کے بعد پیراگراف ۳۳ منظور کیا گیا۔ جو حسب ذیل ہے:۔

(۱) پاکستان کے لئے ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے کا تقرر رئیس مملکت کرے گا۔ ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے پر تقرر کے لئے عمر کی قید نہ ہو گی۔ لیکن یہ شخص عدالت عالیہ کے جج کے رتبہ کا ہو گا۔ (۲) ایڈووکیٹ جنرل کو مجلس مقننہ کی مقرر کردہ تنخواہ ملے گی۔ اور جب تک ایسا ایکٹ منظور نہ ہو۔ وہ تنخواہ ملے گی۔ جو آئین کے نفاذ سے قبل ایسے عہدیدار کو ملتی تھی۔ پیراگراف ۳۴ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ سرکاری کام کو چلانے کے لئے رئیس مملکت کو قوانین مرتب کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔ پاس ہو گیا۔ پیراگراف ۳۵ بھی پاس کر دیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ رئیس مملکت کو وزارت کے فیصلوں اور قانون سازی کی تجویز سے مطلع کیا جائے گا۔ رئیس مملکت کو مملکت کے انتظام اور قانون سازی کی تجاویز سے وہ تمام اطلاعات فراہم کی جائیں گی۔ جو وہ طلب کرے۔ ایوان عام اور ایوان بالا نام کے دو ایوانوں پر مشتمل مجلس مقننہ بنانے کا فیصلہ پیراگراف ۳۶ کی منظوری کے بعد کیا گیا۔ رئیس مملکت کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے۔ (پیراگراف ۳۷) کہ وہ مجلس مقننہ کے کسی ایوان کو اس کے سامنے زیر غور کسی بل یا کسی اور معاملے کے متعلق پیغام بھیجے۔ ایوان کا فرض ہو گا۔ کہ کسی پیغام میں دی گئی ہدایات پر فوری طور پر سے غور کریں۔ یونٹوں کے ممبروں کی تعداد اور انتخابات کے طریقوں سے متعلق تمام دفعات پر غور و خوض ملتوی کر دیا گیا ہے۔

البتہ پیراگراف ۴۱ منظور کر لیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ (۱) کوئی شخص مجلس مقننہ کے دونوں ایوانوں کا ممبر نہ بن سکے گا۔ (۲) کوئی شخص مجلس مقننہ اور یونٹ یا ریاست کی مجلس مقننہ کا ایک ساتھ ممبر نہ رہ سکے گا۔ (۳) کوئی شخص دو یا زائد یونٹوں کی مجلس مقننہ کا ممبر نہ رہ سکے گا۔ اگر مذکورہ شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی شخص ایک سے زائد نشست پر منتخب ہو جائے۔ تو اپنی نشست یا نشستیں خالی کر دے گا۔ اور صرف ایک نشست پر قابض رہے گا۔ اگر وہ اپنے آخری انتخاب کے ۳۰ دن کے اندر اندر ایسا نہ کرے گا۔ تو یہ سمجھا جائے گا۔ کہ وہ تمام نشستوں سے دست بردار ہو گیا ہے۔ پیراگراف ۴۱ کی کسی اور دفعہ پر غور نہ ہو سکا۔

بھارت پاکستان کے اسلامی آئین کی تشکیل کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کر رہا ہے

نئی دہلی ۱۴ نومبر: اخبار "سٹیٹسمین" دہلی کے نمائندے کو بھارت کے اقلیتوں کے وزیر مسٹر بسواس نے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا ہے کہ پاکستان کے دستور کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی ترمیم شدہ رپورٹ بھارت و پاکستان کے معاہدہ سے میل نہیں کھاتی۔ نمائندے نے کہا ہے کہ پاکستان کے دستور کی یہ دفعہ کہ صدر حکومت ہمیشہ مسلمان ہی ہوگا غیر مسلم نہ ہو سکے گا۔ اقلیتوں کے اس حق کو کہ وہ جس عہدے پر چاہیں پہنچنے کی کوشش کریں غصب کرنے کا باعث بنے گی۔ پاکستان کے دستور یہ کے مذہبی رخ کو یہاں کے وزارتی حلقوں میں ناپسندیدگی اور مایوسی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ مجلس دستور ساز کے مباحث کا یہاں بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا جا رہا ہے تین پہلوؤں سے ان کا جائزہ لیا جا رہا ہے ایک نقطہ کے بھارت و پاکستان کے لیاقت نہرو معاہدہ کی روشنی میں، دوسرے مشرقی بنگال کی ہندو اقلیت کے مستقبل سے متعلق۔ اور تیسرے یہ کہ اس سے بھارت میں لادینی حکومت قائم رکھنے کے حامیوں کے ہاتھ کمزور تو نہ ہونگے بھارتی وزیر مسٹر بسواس نے کہا۔ کہ لیاقت نہرو معاہدہ میں اقلیتوں کو مکمل .... مساوات کا یقین دلایا گیا تھا۔ مستقبل کی پوری ضمانت اور جائداد وغیرہ کے تحفظ کی پوری ضمانت دی گئی تھی۔ اسی طرح عبادت۔ تحریر اور تقریر وغیرہ کی پوری ضمانتیں دی گئی تھیں اس معاہدے میں اقلیتوں کو فوج اور سول میں ملازمت کرنے اور کسی بھی سیاسی عہدے پر پہنچنے بغیر کسی امتیاز کے مساوی مواقع دینے کی بھی ضمانت دی گئی تھی۔ دونوں حکومتوں نے ان حقوق کو بنیادی حقوق کے طور پر مانا تھا۔ اور ان پر موثر عمل کرنے کا وعدہ کیا تھا اور دونوں حکومتوں نے یہ اعلان بھی کیا تھا۔ کہ دونوں ممالک کے سارے باشندوں کو بلا امتیاز تمام جمہوری حقوق سے مستفید ہونے کے پورے مواقع مہیا کیے جائیں گے۔ پنڈت نہرو نے بھارت پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ مجھے مسٹر لیاقت علی خان نے یقین دلایا تھا۔ کہ ان کی حکومت جدید عہد کے طرز جمہوری پر اعتقاد رکھتی ہے اور اس کے علاوہ کسی دوسری طرز کی حکومت اس عہد میں بن ہی نہیں سکتی۔ نئی دہلی کے حلقے کہتے ہیں کہ اب پاکستان میں اقلیتیں ماتحت قوم بن جائیں گی جن کے حقوق اکثریت سے کم ہوں گے۔ اخبار ٹائمز بمبئی کے نمائندہ دہلی نے بھی اسی قسم کے خیالات ظاہر کیے ہیں۔ اور کہا ہے کہ صدر حکومت کے مسلمان بنانے کی تجویز اور اس قسم کی دوسری تجویزوں سے نئی دہلی میں سخت پریشانی پھیل گئی ہے۔ ان قوانین کی وجہ سے ایک مذہبی اچھوت طبقہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور دستور کے یہ فیصلے معاہدہ لیاقت نہرو کی خلاف ورزی ہیں۔ ایک بھارتی اخبار نے یہ بھی خبر دی ہے کہ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو عنقریب وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کو ایک ذاتی خط لکھیں گے۔ جس میں پاکستان کے آئین کی بعض دفعات پر شدید احتجاج کیا جائے گا۔

ڈاکٹر جگن ۱۶ نومبر کو دلی جائیں گے

لندن ۱۴ نومبر: ڈاکٹر جگن اور گیانا کی عوامی ترقی پسند پارٹی کے صدر مسٹر برنہام نے ۱۶ نومبر کو بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلے وہ دہلی میں سلسلہ جنبانی کریں گے اور دہلی کے رد عمل کی روشنی میں مزید منصوبہ بندی کریں گے

بھارت بازیابی کا ادارہ بند نہیں کریگا

کراچی ۱۴ نومبر: بھارتی ہائی کمشن کے ایک پریس نوٹ میں بعض اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی تردید کی گئی ہے کہ حکومت بھارت اغوا شدہ خواتین کی بازیابی کا ادارہ بند کر رہی ہے پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت اس ادارے کے کام کو بہت زیادہ اہم سمجھتی ہے اور اسے بند کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اس پریس نوٹ کے مطابق بھارت نے اس سال ستمبر کے آخر تک ۲ ہزار پانچسو ۱۵ اغوا شدہ خواتین کو برآمد کر کے پاکستان کے حوالہ کیا۔

سلاکھو ۱۴ نومبر: سیلون نیشنل ٹرانسپورٹ کنٹرولر نے اعلان میں کہا ہو کہ فٹ پاتھ پر چلنے والوں کو سڑک کی دائیں جانب چلنا چاہئیے۔

سُود خور پٹھان پاکستانی نہیں

غیر ملکی ہیں

پشاور ۱۴ نومبر: حکومت سرحد کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جو پٹھان سود پر رقم کا لین دین کرتے ہیں۔ سرعام طور پر وہ صوبہ سرحد کے باشندے کہلاتے ہیں یہ قطعی غلط ہے سود خور پٹھان افغانستان کے رہنے والے ہوتے ہیں۔

تحقیقاتی عدالت میں خواجہ نذیر احمد کا بیان
(بقیہ صفحہ اول)

کی گئی ہے۔ لوگوں کو زندہ جلایا گیا ہے۔ گھروں کو لوٹا گیا ہے۔ مولوی غلام محی الدین قصوری کا گھر بھی جلانے یا لوٹنے کے لئے نظر میں رکھا گیا ہے۔

مولوی غلام محی الدین قصوری

مولوی غلام محی الدین قصوری احمدی تھے۔ انہوں نے انیسویں صدی کے آخری دس سال میں کبھی بیعت کی تھی۔ ان کا نام مرزا غلام احمد صاحب کے پہلے ۳۱۳ پیرووں میں آیا۔ علامہ اقبال نے بھی ۱۸۹۳ء یا ۱۸۹۶ء میں بیعت کی تھی۔

سوال:۔ کیا آپ کو اس کا ذاتی طور پر علم ہے؟

جواب:۔ مجھے اس کا علم بعد میں ہوا ۱۹۳۰ء یا ۱۹۳۱ء میں ڈاکٹر اقبال اور مرزا بشیر الدین محمود احمد دونوں کشمیر کمیٹی کے رکن تھے۔ یہ کمیٹی کشمیری مسلمانوں کو آزادی دلانے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس زمانہ میں دونوں میں بعض امور پر اختلاف ہو گیا۔ جس کے بعد علامہ اقبال نے احمدیوں کے خلاف کتاب لکھی۔ اور پھر دو قدم بہ قدم دور ہی ہوتے گئے۔

"تیری بیعت دا کی ہویا؟"

اسی سال میں اور میرے والد مرحوم خواجہ کمال الدین ڈاکٹر اقبال سے ملے۔ میرے والد نے جو ڈاکٹر اقبال کے بڑے دوست تھے اُن سے پوچھا "اوہ یار تیری بیعت دا کی ہویا؟" (ترجمہ۔ دوست تمہاری بیعت کا کیا بنا؟)

اور علامہ اقبال نے جواب دیا۔

"اوہ ویلا ہور سی ایہہ ویلا ہور اے" (ترجمہ:۔ وہ وقت اور تھا اور یہ وقت اور ہے)

ڈاکٹر اقبال نے اپنے سب سے بڑے لڑکے آفتاب کو کئی سال تک قادیان میں تعلیم دلوائی۔

لاہور کے واقعات

میں اب پھر مولانا مودودی سے اپنی گفتگو کے سلسلہ کی طرف پلٹتا ہوں۔ جب میں نے مولانا سے ان واقعات کے متعلق پوچھا۔ جو اس وقت لاہور میں رونما ہو رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں ان واقعات کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا

میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اعلانیہ ایسی بات کیوں نہیں کہتے

ان کا پہلا جواب یہ تھا کہ وہ حکومت کی مذمت نہیں کر سکتے

میں نے انہیں دونوں کی مذمت میں بیان لکھنے کی دعوت دی اور یقین دلایا کہ ہم اس کو "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے پہلے صفحہ پر شائع کریں گے۔ انہوں نے اس سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں ایک کتابچہ پہلے ہی لکھ چکا ہوں۔ میں نے کہا۔ یہ بہت کم لوگ پڑھ سکیں گے۔ ہاں امریکی بے شک پڑھ لیں گے۔

امام جماعت احمدیہ کا بیان

اس کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے اس بیان پر بحث کرنے لگے جو "سول اینڈ ملٹری گزٹ" مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۳ء (دستاویز ڈی۔ای۔ دی ۱۵۱) میں شائع ہوا تھا۔

مولانا نے اس وقت کہا کہ اس بیان میں غیر احمدی کی نماز جنازہ پڑھنے یا کسی احمدی سے کسی غیر احمدی لڑکی کی شادی کے نتائج کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا تھا۔

میں نے ان سے کہا۔ کہ یہ باتیں ایمان کے بنیادی امور نہیں۔ ہر احمدی آزاد ہے۔ کہ جہاں چاہے شادی کرے اور جس امام کے پیچھے چاہے نماز پڑھے۔ میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ اور ہم دونوں نے اکٹھے نماز پڑھی۔ وہ امام بنے اور میں اُن کا مقتدی بنا۔ اس کے بعد میں رخصت ہوا۔"

ربوہ جانے کا مقصد

مولانا مودودی نے مجھے ربوہ جانے کو کبھی نہیں کہا کیونکہ انہیں پوری طرح علم تھا کہ وہ مجھے کوئی کام تفویض کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔

سوال:۔ پھر آپ ربوہ کیوں گئے؟

جواب:۔ میں اور "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے ایڈیٹر مسٹر یعقوب خان اس اخبار کے سلسلہ میں مرزا بشیر الدین محمود احمد سے ملاقات کے لئے فروری ۱۹۵۳ء میں ربوہ گئے۔ ہم نے ان سے کچھ سوال کئے۔ انہوں نے جو جواب دیئے۔ ہم نے شائع کر دیئے۔ ہمیں ان کے اس جواب سے تسلی ہو گئی۔ کہ جو بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ مسلمان ہے۔

بہت بڑی شخصیت سے گفتگو

مارچ ۱۹۵۳ء میں اتفاق سے میں کراچی میں تھا۔ وہاں میں نے ایک صاحب سے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بیان کے ماله وما علیہ پر بحث کی وہ بہت بڑی شخصیت تھے۔ اور ان کا نام میں عدالت کو صرف بشرط رازداری بتا سکتا ہوں۔ ان صاحب سے میری جو گفتگو ہوئی۔ اس کے دوران میں انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ اس بیان کی توضیح اس حد تک ہو جانی چاہیئے۔ کہ "قادیانیوں" پر ایسے غیر احمدیوں کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی کوئی پابندی نہ ہو۔ جو "مکفر" یا "مکذب" نہ ہوں۔ مزید برآں ان کی نماز جنازہ پڑھنے کی پابندی بھی نہ ہو۔ بشرطیکہ مرنے والا "مکفر" یا "مکذب" نہ ہو۔

غیر احمدی کی نماز جنازہ

اس کے بعد میں مسٹر یعقوب خاں کو ہمراہ لے کر ربوہ گیا۔ تاکہ اس معاملہ میں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے نظریات دریافت کروں۔ اور ضرورت پڑے تو ایک اور بیان شائع کرا دوں۔

انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کے اس اصل خط کی تلاش میں ہیں۔ جس میں انہوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ کسی ایسے غیر احمدی کی نماز جنازہ پڑھنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ جو "مکفر" یا "مکذب" نہ ہو۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ ۱۹۱۲ء کے "پیغام صلح" میں وہ خط شائع ہو چکا ہے انہوں نے کہا۔ مجھے امید ہے۔ کہ اصل خط مجھے مل جائے گا۔

میرا خیال ہے۔ کہ انہیں (مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو) یہ اصل خط اب مل گیا ہے۔

انہوں نے پھر مجھ سے کہا۔ کہ جیسے ہی وہ خط مجھے مل گیا۔ مجھے اپنے پیرووں سے یہ کہنے میں کوئی تذبذب نہیں ہو گا۔ کہ وہ اس میں مندرجہ ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔

دولتانہ کے مشیر کار

حکومت پنجاب کی جانب سے مسٹر فضل الٰہی کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا۔ کہ میں نے اس شورش کے سلسلہ میں گورنر سے دو مرتبہ ملاقات کی۔ دوسری مرتبہ میری ملاقات مارشل لاء کے ایام میں ہوئی۔ اس موقعہ پر گورنر نے مجھے بتایا۔ کہ ان کی حیثیت آئینی گورنر سے زیادہ نہیں ہے۔ اور وزیر اعلیٰ مسٹر دولتانہ کو ان کے مشیر کار گمراہ کر رہے ہیں۔

محکمہ تعلقات عامہ

ایجی ٹیشن کے دوران میں مرکزی حکومت کے ایک وزیر آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی لاہور آئے تھے۔ میں نے ان سے ملاقات کی اور ان کو بتایا۔ کہ محکمہ تعلقات عامہ کے ڈائرکٹر مسٹر نور احمد ایجی ٹیشن میں خاص طور پر دلچسپی لے رہے ہیں۔ کیونکہ اردو کے مختلف اخباروں میں ایک ہی طرز اور ایک ہی مضمون کے مقالات شائع ہو رہے ہیں۔ اور ان کی عبارت بھی آپس میں ملتی جلتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا منبع و ماخذ ایک ہی ہے۔ میں نے ان کو اپنی یہ رائے پیش کی۔ کہ یہ سب مقالات محکمہ تعلقات عامہ نے تیار کئے ہیں۔

مسٹر نور احمد کا اعتراف

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کہا۔ کہ مجھے یہ بات آج ہی صبح ایک اور صاحب نے بھی بتائی ہے اس کے بعد وزیر صاحب دو یا تین اردو اخبارات کے دفتر میں گئے۔ اور مضامین کا اصل مسودہ حاصل کر کے ان کے بارے میں مسٹر نور احمد کی جواب طلبی کی وزیر صاحب نے کہا۔ کہ مسٹر نور احمد نے ان کے سامنے تسلیم کیا۔ کہ یہ مضامین انہی کے لکھے ہوئے ہیں۔

وزیر صاحب نے یہ بھی کہا۔ کہ اس کے بعد وہ دولتانہ صاحب کے پاس گئے۔ اور ان سے شکایت کی۔ لیکن دولتانہ صاحب نے اس بارے میں بے خبری کا اظہار کیا۔ اور معاملہ کی تحقیق کرنے کا یقین دلایا۔ اس کے بعد وزیر صاحب نے اسکی رپورٹ مرکزی ۴حکومت کو پیش کی۔

(دستاویز ڈی۔ای ۱۵۲) وہ بیان ہے۔ جس پر میں نے اور جماعت لاہور کے پندرہ یا سولہ دوسرے ارکان نے دستخط کئے تھے۔

یہ بیان کراچی کے "ڈان" میں شائع ہو چکا ہے ہم یہ بیان لاہور کے اخبارات میں بھی چھپوانا چاہتے تھے۔ لیکن ہمیں متعلقہ حکام نے منع کر دیا۔

میں نے ۳۱ جولائی ۱۹۵۲ء کے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں "خاتم النبیین" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا تھا۔ جو دستاویز ڈی اے ۱۵۳ کی صورت میں پیش ہے۔ (بحوالہ روزنامہ ملت لاہور ۵ نومبر ۱۹۵۳ء)

قائدِ ملت کے قتل کی سازش میں بعض بیرونی ملکوں کا دخل ہے

کراچی ۵ نومبر۔ پاکستان پارلیمنٹ میں کل وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے انکشاف کیا کہ قائد ملت لیاقت علی خان کے قتل کے سلسلے میں اعلیٰ پولیس افسروں کی نگرانی میں جو تحقیقات ہوتی رہی ہے۔ اور اب بھی جاری ہے۔ اس کے دوران تیرہ اشخاص گرفتار کیئے گئے۔ گرفتار شدگان میں سے نو اب بھی نظر بند ہیں سینکڑوں افراد کے بیانات لیئے گئے۔ اور مشتبہ افراد پر کئی کئی دن جرح کی گئی۔ متعدد جگہ تلاشیاں لی گئیں اور ہوٹلوں سراؤں میں قائد ملت کے قاتل سید اکبر کے ٹھہرنے اور اس کی ملاقاتوں وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کی گئیں۔ تحقیقات سے یہ پتہ چلا ہے کہ قائد ملت کے قتل کی سازش چند غیر ممالک میں تیار ہوئی تھی۔ پاکستان میں کسی تخریبی ادارے یا فرد نے ذاتی اغراض کے لئے سید اکبر کو استعمال نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس تحقیقات کو کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ مسٹر گورمانی نے آج نجف خان کے متعلق مسٹر جسٹس اکرم کی تحقیقاتی رپورٹ اور پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔ انہوں نے اس الزام کو غلط بتایا کہ قتل سے متعلق شہادت کو ضائع کرنے اور مجرموں کی پردہ پوشی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یا حکومت نے منیر کمیشن کی رپورٹ کو دبانے کی کوشش کی تھی۔ بلکہ حکومت پنجاب کی اس درخواست پر کہ اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف تحریک چلانے والوں کے خلاف اس وقت کارروائی کی تھی۔ رپورٹ کی اشاعت کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ تاکہ صوبائی حکومت کے لئے مزید پیچیدگی پیدا نہ ہونے پائے۔